

کتابِ حیات

جے کرشنامورتی

مترجم

ڈاکٹر یعقوب یاور

کرشنامورتی پرگیہ پریشد

کرشنامورتی فاؤنڈیشن انڈیا۔وارانسی

عرض مترجم

معلم حیات بے کرشن مورتی اس صدی کے ایسے مفکر ہیں جنہوں نے زندگی کو سمجھنے اور جینے کا ایک نیاز اور دنیا کے سامنے رکھا۔ انہوں نے اپنی عمر عزیز کو بنی نوع انسان کی فلاح و بہود کے ذرائع تلاش کرنے کے لئے وقف کر دی تھی۔ اپنے خیالات کو لوگوں تک پہنچانے کے لئے انہوں نے دنیا کے پیشتر ممالک کا دورہ کیا۔ وہ پہلے فلسفی پیش جو اس بات پر اصرار نہیں کرتے کہ ان کی بات کو ان لیا جائے۔ وہ نہیں چاہتے کہ تقليد کی زنجروں میں جکڑی ہوئی انسانیت کرشن مورتی کی حیثیت سے ایک نئی زنجیر اپنے بیرون میں ڈال لے۔

کرشن مورتی نے اس کتابچے میں جو دراصل کو لبوب میں کی گئی ان کی ایک تقریر ہے، یہ بتانے کی کوشش کی ہے کہ آپ کی زندگی ایک کتاب ہے جس کا مطالعہ بغیر کسی کی رہنمائی کے آپ کو خود کرنا ہے۔ آپ کی کتاب حیات آپ کی رہنمائی بخوبی کر سکتی ہے۔

یعقوب یاور

شعبہ اردو، وسنت کالج برائے خواتین
راج گھاٹ فورٹ، بنارس۔ ۱

Kitab-e-Hayyat - J. Krishnamurti

Urdu Translation of *The Book of Life*
Translated by Yaqoob Yawar

Authorised by Krishnamurti Foundation India

Price: Rs. 8.00

© 2000 Krishnamurti Foundation India
Vasanta Vihar, 64-65, Greenways Road, Chennai 600 028
Email: kfihq@md2.vsnl.net.in

Published by
J. Krishnamurti Prajnya Parishad
Krishnamurti Foundation India, Rajghat Fort, Varanasi 221 001
Email: kcentrevns@satyam.net.in

Printed by
Zarnigar,
Malti Bagh, Madanpura, Varanasi.

عمومی طریقہ عمل سے کہیں زیادہ غلطیم ہے۔ جب کوئی شخص اس کتاب کے پہلے باب میں دریافت کر لیتا ہے کہ ہم غیر معمولی تذبذب کے ساتھ بے ترتیب زندگی بی رہے ہیں۔ یعنی کسی چیز کی خواہش ہے اور اس سے منکر کہ ہمیں اس کی ضرورت ہے۔ قول کچھ ہے اور عمل کچھ اور۔ سوچ کچھ رہے ہیں اور کر کچھ رہے ہیں تو واضح ہو جاتا ہے کہ ہم میں تضادات کا ایک لامتناہی سلسلہ ہے۔ اور جہاں تضادات ہیں وہاں تصادم ہے۔ آپ اپنے اندر موجود کتاب کا مطالعہ کر رہے ہیں۔ یہ کہ آپ ایک بے ترتیب زندگی بی رہے ہیں، یہ کہ آپ ایک دامنی تصادم میں مبتلا ہیں، یہ کہ اس تصادم نے تحریص، تیکیل، ایک شخص، ایک ملک کے شہری اور ایک طرز فکر کی حیثیت سے اپنی شناخت بنانے تک وسعت حاصل کر لی ہے اور ہم حقیقتی زندگی سے محروم ہو گئے ہیں۔ یعنی ہم بے ترتیبی کے ساتھ جیتے ہیں خواہ وہ سیاسی طور پر ہو، مذہبی طور پر ہو یا خاندانی طور پر۔

ہمیں تلاش کرنا ہو گا کہ آخر مذکورہ ترتیب ہے کیا؟ اس کا جواب یہ کتاب دے سکتی ہے۔ بشرطیکہ آپ جانتے ہوں کہ اسے کیسے پڑھنا چاہئے۔ یہ کتاب کہتی ہے کہ آپ بے ترتیب زندگی بی رہے ہیں۔ اسے ذہن میں رکھئے اور اگلا صفحہ کھولئے۔ آپ کو معلوم ہو گا کہ بے ترتیبی سے

مرحلہ کیا ہو گا؟ آپ نے آکثر اپنا چہرہ دیکھا ہو گا، بالوں میں گلگھی کی ہو گی، چہرے پر پاؤڈر لگایا ہو گا اور اس سے متعلق دوسرے کام بھی انجام دے ہوں گے۔ لیکن آپ نے کبھی اپنے آپ کو دیکھنے کی زحمت نہیں کی۔ اگر آپ اپنے آپ کو دیکھیں تو کیا آپ یہ نہیں دیکھیں گے کہ آپ کا وجود استعمال شدہ ہے؟ یہ بات کسی بھی شخص کے لئے ذرا مشکل سے قابل قبول ہو گی کہ اس کا وجود استعمال شدہ ہے۔ لیکن حقیقت یہی نہیں کہ ہمارا ذہن دوسرے لوگوں کی فراہم کردہ معلومات سے پر ہے۔ کسی شخص نے، کسی معلم نے، کسی گرونے، بدھ نے یا عیسیٰ نے کیا کہا ہے یہی سب ہمارے ذہن کا ذخیرہ ہے۔ اگر آپ اسکوں، کالج یا یونیورسٹی جاتے ہیں تو وہاں بھی آپ سے کہا جائے گا کہ آپ کو کیا کرنا ہے، اور کیا سوچتا ہے۔ تو اگر آپ اعتراف کر لیں کہ آپ کا وجود استعمال شدہ ہے تو یہ کہنے میں آسانی ہو گی کہ آپ کے ذہن اور زاویہ نظر کا معیار دوسرے درجے کا ہے۔

تو جو دیکھئے۔ ہمارا پہلا مشاہدہ یہ ہے کہ ہم تضادات کے درمیان رہتے ہیں۔ ہمارے اندر کوئی نظم کوئی ترتیب نہیں ہے۔ ترتیب کسی عکسی خاکے کا نام نہیں ہے۔ ترتیب کا مفہوم ہے کہ ہر چیز وہاں ہو جہاں اسے ہونا چاہئے۔ لیکن ترتیب اپنے وسیع تر مفہوم میں اس میکانکی نظم، خاص عادت یا

کتاب کا اگلا باب کہتا ہے کہ جب تک آپ کسی دائرے، کسی حلقة
 کے درمیان موجود مرکز کے تحت کام کرتے رہیں گے۔ تضادات سے
 مفر ممکن نہ ہو گا۔ مطلب یہ کہ جب تک آپ خود مرکوزیت، خود غرضی،
 ان پروری اور ذات کی حدود میں رہ کر اس وسیع و عریض زندگی کی تحدید کر کے
 صرف ”میں“ کے ساتھ عمل پیرارہیں گے تو بے ترتیبی کی تخلیق ناگزیر
 ہو گی۔ یہ ”میں“ فکر کی سطح پر ایک چھوٹی سی بات ہے۔ فکر کہتی ہے۔ میر انام
 میری حیثیت، میرا نفسیاتی ہیولی اور میری امتح اس خیال کو پیدا کرتی ہے کہ
 ”میں کچھ ہوں۔“ توجہ تک یہ خود مرکوزیت موجود ہے تضادات سے مفر
 نہیں اور یقینی طور پر وہاں بے ترتیبی پیدا ہو گی۔ کتاب میں ہے، یہ مت پوچھو
 کہ خود مرکوزیت سے کیسے بچیں؟ کتاب کہتی ہے۔ جب آپ ”کیسے“ کاسوال
 قائم کرتے ہیں تو مفہوم یہ ہوتا ہے کہ آپ اس کا طریقہ کار معلوم کرنا چاہتے
 ہیں۔ اگر آپ طریقہ کار پر اصرار کرتے ہیں تو یہ خود مرکوزیت کی ایک اور
 شکل ہے۔ کتاب آپ کو یہ سب بتاتی ہے۔ میں نہیں بتا رہا ہوں۔ مقرر آپ
 کے لئے اس کتاب کا ترجمہ پیش نہیں کر رہا ہے۔ بلکہ ہم جل کر اس کتاب
 کا مطالعہ کر رہے ہیں۔ جب تک آپ کا تعلق کسی فرقے، کسی گروہ، کسی
 ندہب سے رہے گا۔ آپ لازمی طور پر تصادم کی تخلیق کرتے رہیں گے۔

جینے کا مفہوم کیا ہے۔ جب کوئی اس کتاب میں بیان کردہ بے ترتیبی کے
 مزاج کو سمجھ لیتا ہے، عقل کے زور پر یا بانی نہیں بلکہ حقیقی طور پر۔ تو اس کا
 ترجمہ کرنے کی کوشش نہ کرے۔ نہ اسے ایک عالمانہ طرز فکر قرار دے۔
 بلکہ صحیح طور پر اس کا مطالعہ کرے۔ جب آپ اس کا بغور مطالعہ کریں گے تو
 یہ کہے گی کہ آپ کے تضادات زندہ ہیں۔ ان کا خاتمه اسی صورت میں ممکن
 ہے جب ان تضادات کی ماہیت کو سمجھ لیا جائے۔ تضادات وہیں ہوتے ہیں
 جہاں تقسیم کا عمل ہوتا ہے۔ مثلاً فلاں ہندو ہے۔ فلاں مسلمان
 فلاں یہودی ہے فلاں عرب، فلاں کیونٹ ہے اور فلاں کیونزم کا مخالف۔
 تقسیم کا یہ مسلسل عمل بودھوں، ہندوؤں، عیسائیوں وغیرہ کے مختلف فرقوں
 میں بھی موجود ہے اور یہی تقسیم تصادم کا سبب بنتی ہے۔ جس سے بے
 ترتیبی پیدا ہوتی ہے۔ جب آپ بے ترتیبی کی ماہیت کو سمجھ لیں گے تو اس
 فہم اور معلومات کی گہرائی سے فطری طور پر ترتیب کا ظہور ہو گا۔

ترتیب ایک پھول کی مانند ہے جو فطری طور پر کھلتا ہے اور یہ
 ترتیب کبھی پڑھردا نہیں ہوتی۔ زندگی میں ترتیب پیدا ہو سکتی ہے۔
 بشر طیکہ کتاب حیات میں یہ پڑھ لیا گیا ہو کہ جہاں تقسیم ہے وہاں تصادم
 ناگزیر ہے۔

یہاں ہم کسی خارجی اقتدار کی بات نہیں کر رہے ہیں۔ ہم کتاب میں اس اقتدار کے بارے میں پڑھ رہے ہیں جو تحفظ کے لئے ذہن کو درکار ہے۔

ذہن ہمیشہ تحفظ کا متلاشی رہتا ہے۔ کتاب کہتی ہے۔ جب آپ نفسیاتی طور پر تحفظ کے متلاشی ہوتے ہیں تو لازمی طور پر اقتدار کی تخلیق کر لیتے ہیں۔ مذہبی رہنمایا کا اقتدار، تصویر (Image) کا اقتدار، مشعل ہدایت ہونے کا دعویٰ کرنے والے آدمی کا اقتدار۔ جو کہتا ہے میں تمہیں راستہ بتاؤں گا۔ یہ کتاب کہتی ہے ہر قسم کے اقتدار سے آزاد رہو جس کا مطلب ہے اپنے لئے خود روشنی بنو۔ اس کتاب اور زندگی کو سمجھنے کے لئے کسی پر منحصر نہ رہو۔ اس کتاب کے مطالعے کے دوران تمہارے اور کتاب کے درمیان کوئی نہیں ہے۔ نہ کوئی فلسفی، نہ مذہبی رہنماء، نہ گرو، نہ خدا، کوئی بھی نہیں۔ تم خود کتاب ہو اور تم اس کتاب کو پڑھ رہے ہو۔ اس لئے کسی اور کے اقتدار سے آزادی ضروری ہے۔ خواہ یہ اقتدار شوہر یا بیوی ہی کا کیوں نہ ہو۔ اس کا مفہوم تنہا کھڑے رہنے کی صلاحیت سے ہے۔

آپ نے اس کتاب کے پہلے باب کا مطالعہ کیا جس میں ترتیب، بے ترتیبی اور اقتدار پر بحث ہے۔ کتاب کے انگلے باب میں ہے کہ زندگی ایک رشتہ ہے۔ زندگی اپنے عمل میں ایک رشتہ ہے۔ یہ صرف آپ کے

اس بات کو ہضم کرنا ذرا دشوار ہے۔ اس لئے کہ کچھ باتوں پر ہمارا یقین ہے۔ آپ خدا پر یقین کرتے ہیں دوسرا نہیں کرتا ہے۔ دوسرا بدھ پر یقین رکھتا ہے۔ دوسرا یقین رکھتا ہے عیسیٰ پر، اسلام پر، جو کچھ علحداً باتیں کہتے ہیں۔ اس لئے عقاید انسان اور انسان کے درمیانی رشتے میں خلچ پیدا کرتے ہیں۔ جب آپ کا تعلق حق سے ہو گا تو آپ کو عقیدے کی ضرورت محسوس نہیں ہو گی اور حق وہی ہے جو آپ کی کتاب میں موجود ہے۔

اب مسئلہ یہ پیدا ہوا کہ آپ اس کتاب کا مطالعہ کریں کیسے؟ کیا آپ اس کتاب سے الگ کوئی وجود رکھتے ہیں؟ جب آپ کسی ناول کا تحریر آمیز قصہ پڑھتے ہیں تو آپ اس کا مطالعہ یہروں شخص کی حیثیت سے کرتے ہیں اس کے صفحات پڑھتے ہیں لیکن یہاں پڑھنے والا خود کتاب ہے۔ وہ اس کتاب کو ایسے پڑھ رہا ہے جیسے کتاب نہیں اپنا ہی ایک حصہ پڑھ رہا ہو۔ یہ کتاب کہتی ہے کہ آدمی اقتدار کے تحت رہتا ہے۔ خواہ سیاسی ہو، مذہبی ہو، رہنماء ہو، گرو ہو، عالم ہو، دانش ور ہو، یا فلسفی ہو۔ وہ ہمیشہ اقتدار کی کسی شکل کے تحت رہتا ہے۔ مہربانی کر کے توجہ دیں کہ کتاب کیا کہہ رہی ہے۔ قانون کا اقتدار ہے، چاہے آپ اس قانون کو مانتے ہوں یا نہیں۔ پولس کا اقتدار ہے، منتخبہ حکومت کا اقتدار ہے، مطلق العنوان بادشاہ کا اقتدار ہے۔

قریبی لوگوں کی بات نہ
انسانیت سے جڑے ہو۔
نہیں ہیں چاہے وہ کہیں
ہو گی۔ نفسیاتی طور پر کا
اس لئے آپ پر ایک عذ
کہ انسان قدمیم زمانے۔
محض قدرت کا خوف
حادثات کا خوف وغیرہ
مقیم خوف کی انجمنی اور
کر کتاب کو وہاں تک
کہے۔ ”اسے غور سے
میں ہوں گے“۔ اس کے
کیسے پیدا ہوتا ہے؟ اس
کیوں نہیں کر پایا ہے؟ و
چکا ہے؟ کیا اس نے ا
ہے؟ آدمی نے، انسانی و

عمل کی ایک شکل ہے، محدود ہو جائیں گے یا اس کی حقیقت کو دیکھیں گے۔

جب آپ اس کی حقیقت کو دیکھیں گے تو خوف معدوم ہو جاتا ہے۔ جب آپ خود واضح طور پر دیکھیں گے کہ خیال اور زماں خوف کے اجزاء ہیں۔ یہ بات کسی زبانی بیان کی طرح نہیں ہے بلکہ اسے آپ کے وجود کے ایک جز کی حیثیت حاصل ہے۔ یہ آپ کے خون میں ہے، آپ کے ذہن میں ہے، آپ کے دل میں ہے۔ یہ سمجھ لینے کے بعد کہ زماں خوف کا ایک جز ہے آپ کو احساس ہو گا کہ خوف کی جگہ اب باقی نہیں رہی، اب صرف زماں ہے۔ اس لئے کہ خوف خیال اور زماں کی پیداوار ہے۔ میں خوفزدہ ہوں کہ کل کیا ہو گا؟ میں تہائی سے ڈرتا ہوں لیکن میں اپنی تہائی کا تجربہ کبھی نہیں کرتا۔ اس کا کیا مطلب ہے؟ لیکن ”میں اس سے خوفزدہ ہوں“ کا مطلب ہے کہ میں اس سے فرار چاہتا ہوں۔ لیکن یہ تہائی آپ کا سایہ ہے جو آپ کے تعاقب کرتا ہے۔ آپ اپنے سائے سے کیسے فرار ہو سکتے ہیں۔ اگر آپ کے اندر ضبط و تخل کے ساتھ مشاہدہ کرنے کی صلاحیت ہے تو آپ فرار کے بد لے مشاہدے کو ترجیح دیں گے۔ سنیں گے کہ کتاب حیات کیا کہتی ہے۔ یہ کہتی ہے کہ زماں خوف کا ایک جز ہے۔ خوف زماں کا نہیں۔ تو آپ زماں کو بہتر طور پر سمجھ سکتے ہیں۔ اگر آپ زماں کو سمجھ لیں گے تو شاید خوف کا

اور بیکار ہو جاؤں گا۔ یہ وقت ہے، زماں ہے۔ مجھے کچھ بھی ہو سکتا ہے، میری ملاز مت جاسکتی ہے، میں انداھا ہو سکتا ہوں، میری یہوی مجھے چھوڑ سکتی ہے۔ یہ خیال ہے۔ جو بھی ہو کیا یہی خوف کی جڑیں ہیں؟ کتاب آپ سے پوچھتی ہے تو آپ کو جواب دینا ہی چاہئے۔ اگلا صفحہ کھولیے۔ اس کا جواب آپ کو اپنے اندر رہی مل جائے گا۔ یہ مقرر نہیں کتاب کہہ رہی ہے کہ خیال و زماں خوف کے اجزاء ہیں۔ یہ کتاب کہتی ہے کہ خیال ہی زماں ہے۔

کتاب کا اگلا صفحہ آپ سے مخاطب ہے۔ کیا انسانی ذہن کے لئے، آپ کے لئے جو اس کتاب کا مطالعہ کر رہے ہیں یہ ممکن ہے کہ وہ خوف سے اس طرح مکمل طور پر آزاد ہو جائے کہ اسے خوف کی ایک سانس کا بھی احساس نہ ہو۔ یہ پھر کہتی ہے کہ اس کا کوئی طریقہ عمل دریافت نہ کرو۔ طریقہ دہرانے کا نام ہے۔ ایک نظام ہے۔ ایسا نظام جس کی دریافت کے باوجود خوف سے نجات ممکن نہ ہو گی۔ اس لئے کہ آپ خوف کی نظرت کو سمجھنے کے بجائے ایک نظام کی تقلید کر رہے ہیں۔ اور اس مقصد کے لئے کسی نظام کی تقلید فضول ہے، بے سود ہے۔ اس کے لئے صرف خوف کی نظرت کو سمجھنا کافی ہو گا۔ یہ کتاب کہتی ہے کہ سمجھنے سے آپ کیا مراد لیتے ہیں؟ یا تو آپ اس کی خارجی تشكیل اور لفظ کے معنی، جو دانشورانہ

خاتمہ ہو پائے گا۔

حال سے مستقبل کا۔ خیال کا تعلق بھی ماضی سے ہے۔ معلومات، یادداشت، حرکت ان سب کا تعلق ماضی سے ہے۔ اس لئے خیال بھی زماں ہے۔

اگلے سوال کا جواب نسبتاً زیادہ دشوار ہو گا۔ ابھی تک آپ نے بڑے ضبط و تحمل سے کام لیا ہے۔ میں ضبط و تحمل کو ایک مخصوص معنی میں استعمال کر رہا ہوں۔ ضبط و تحمل کا مطلب زماں کا عدم وجود ہے۔ عام طور پر ضبط و تحمل کا مفہوم آہستہ روی، صبر، وقت لینا، جلد رد عمل ظاہرنہ کرنا، خاموش رہنا، اطمینان، دوسرے کو اپنے خیالات کے اظہار کا موقع دینا وغیرہ لیا جاتا ہے۔ ہم لوگ ضبط و تحمل کو ان معنی میں استعمال نہیں کر رہے ہیں۔ ضبط و تحمل سے ہمارا مفہوم زماں کو فراموش کر دینا ہے۔ تاکہ آپ غور کر سکیں، مشاہدہ کر سکیں۔ لیکن اگر آپ زماں کے احساس کے ساتھ مشاہدہ کر رہے ہیں تو آپ میں ضبط و تحمل کا فقدان ہے۔ آپ مضطرب ہیں، بے چین ہیں۔ کتاب کے اس باب کو پڑھنے کے لئے ضبط و تحمل کا ہونا ضروری ہے۔ زماں خوف کا ایک جز ہے۔ اور خیال زماں ہے۔ جب تک خیال متحرک رہے گا آپ لازمی طور پر خوفزدہ رہیں گے۔

کتاب کے اگلے باب میں ہے۔۔۔ کیا زماں کو جامد کیا جا سکتا ہے؟ میں کیا زماں کا اختتام ممکن ہے؟ زماں ہماری زندگی کا نہایت اہم جزو ہے۔ میں

یہ کتاب آپ سے مطالبہ کرتی ہے کہ آپ اس بات کو سمجھیں کہ خیال زماں کے باہمی رشتے کیا ہیں؟ خیال معلوم سے معلوم کی طرف ایک سفر ہے۔ یہ ایک حرکت ہے۔ ماضی کی یادداشتیں حال سے ملتی ہیں اور اپنی بیت میں جزوی تبدیلی کے ساتھ آگے بڑھ جاتی ہے۔ کل سے آج اور آج سے کل کا یہ سفر زماں کا بھی عمل ہے جو طلوع آفتاب اور غروب آفتاب کے ساتھ جاری رہتا ہے۔ ایک نفیاٹی زماں بھی ہوتا ہے۔ جیسے میں درد سے واقف ہوں اور چاہتا ہوں کہ اس سے محفوظ رہوں۔ پھر بھی میں اس درد میں دوبارہ بیتلہ ہو جاتا ہوں۔ یہ وہی سفر ہے جو ماضی سے حال تک آیا ہے اور جزوی ترمیم کے ساتھ مستقبل کی سمت جاری ہے۔ یعنی ایک زماں گھری کا تابع ہے اور ایک داخلی زماں ہے۔۔۔ میں ایسا سمجھتا ہوں۔۔۔ آپ نہیں؟۔۔۔ لیکن آپ بھی ایسا ہی سمجھیں گے۔ آپ تشدد پر عامل ہیں لیکن آپ کی خواہش ہے کہ آپ تشدد سے دور رہیں۔ آپ لاچی ہو سکتے ہیں۔ آپ حاسم ہو سکتے ہیں۔ لیکن زماں کے ساتھ تبدیلی رو نہ ہو سکتی ہے۔ آپ امید کر سکتے ہیں کہ بذریع آپ ان سے نجات حاصل کر لیں گے۔ تو واضح ہوا کہ زماں ایک سفر ہے ماضی سے حال اور

اس کتاب کا کہنا ہے۔۔۔ کیا زماں کا خاتمہ ممکن ہے؟ اگر آپ اسے
ختم نہیں کر سکتے تو خوف اپنے تمام تر لوازم کے ساتھ بڑھتا رہے گا۔ یہ کتاب
کہتی ہے۔ یہ مت پوچھو کہ اسے کیسے ختم کیا جاسکتا ہے۔ جس لمحے آپ نے
کسی نے یہ سوال کیا کہ اس کا خاتمہ کیسے ممکن ہے، وہ آپ کو ایک طریقہ کار
دے دے گا۔ حالانکہ اس نے اس کتاب کا مطالعہ نہیں کیا ہے۔ شاید ہی آپ
میری بات سمجھ پا رہے ہوں۔۔۔ یہی حقیقت دھیان ہے۔۔۔ سوال یہ ہے کہ
کیا زماں کو ختم کیا جاسکتا ہے۔ لیکن اگر آپ کو اس پر یقین ہے تو آپ یہ کتاب
نہیں پڑھ رہے ہیں۔ آپ صرف الفاظ میں زندہ ہیں اور الفاظ خوف کو ختم
کرنے کی صلاحیت سے محروم ہیں۔ آپ نے زماں کا تجویز کیا۔ اس کی گہرائی
میں اتر یہ اور زماں کی فطرت کو کھنگالیے۔ زماں کے مقابل آپ کار د عمل
کیا ہے؟ زماں سے آپ کے رشتے کی کیا نوعیت ہے؟ اس کی گہرائی میں
جائیے۔ اس کا مطلب ہے کہ معلومات ہی زماں ہے۔ اگر آپ معلومات کو
پیش قدمی کے معنوں میں استعمال کرتے ہیں تو آپ زماں کی گرفت
میں ہوں گے اور اس کے ساتھ خوف، اضطراب اور بے چینی کی تخلیق
ہوگی۔ زماں کے خاتمے کی فطرت کو دریافت کرنے کے لئے ایک پر سکون
ذہن۔۔۔ ایسا ذہن جو مشاہدے کے لئے آزاد ہو، خوف سے عاری ہو۔ جو

نہیں ہوں لیکن مجھے ہونا ہے۔ میں نہیں جانتا لیکن مجھے جانا ہے۔ میں فلاں
زبان نہیں جانتا لیکن میں اسے سیکھ لوں گا۔ مجھے وقت دو۔ زماں ہمارے
زخموں کو مندل کرتا ہے۔ زماں ہماری حیثیت کو کند کر دیتا ہے، زماں
ہمارے رشتتوں کو توڑ دیتا ہے، زماں فہم کو بر باد کر دیتا ہے۔ اس لئے کہ فہم
”میں سمجھنا سیکھ لوں گا“ نہیں بلکہ فوری رد عمل ہے۔ اس لئے کتاب کہتی
ہے کہ زماں ہماری زندگی میں ایک غیر معمولی کردار ادا کرتا ہے۔ ہمارے
ذہن کی نشوونما وقت کے ساتھ ہوتی ہے۔ یہ آپ کا یا میرا ذہن نہیں ہے۔
انسانی ذہن ہے، جس کی نشوونما ہزارہا برسوں میں ہوتی ہے۔ اب دیکھئے کہ
یہ ذہن جو زملاں سے متاثر ہے، صرف زماں کے ساتھ ہی حرکت کر سکتا
ہے۔ لیکن ہم ذہن سے مطالبہ کرتے ہیں کہ وہ ایسا کچھ کرے جو یکسر مختلف
ہو۔ زماں نے آپ کی زندگی میں اہم کردار ادا کیا ہے لیکن یہ تینیکی مسائل
کے علاوہ کسی مسئلے کا حل نہیں ہے اس لئے اس کا استعمال کسی مسئلے کے حل
کے لئے نہ بخجئے۔ یہ آپ لور آپ کی بیوی کے درمیان، آپ اور آپ کے
ذریعہ معاش کے درمیان یا اس جیسی کسی اور چیز کے درمیان پیدا شدہ مسئلے
حل نہیں کر سکتا۔ اس بات کو سمجھنا کافی دشوار ہے۔ اس لئے آپ ہمہ تن
متوجہ ہوں تاکہ صحیح طور پر اس کتاب کا مطالعہ کیا جاسکے۔

کر شنا مورتی کی کتابوں کا ہندی ترجمہ

۷۰ روپے	۱۔ گیات سے مکتی (Freedom from the Known)
۹۰ روپے	۲۔ بہن سے پرے (Beyond Violence)
۱۰۰ روپے	۳۔ سنکرتی کا پرشن (This Matter of Culture)
۷۵ روپے	۴۔ کrishnamurti on Education (Krishnamurti on Education)
۶۰ روپے	۵۔ اسکولوں کے نام پر (Letters to the Schools)
۶۰ روپے	۶۔ آمول کرانٹی کی آوشیکتا (Urgency of Change)
۷۰ روپے	۷۔ انتم وار تائیں (The Last Talks)
۶۰ روپے	۸۔ سکشاں ایوم جیون کا تاثر (Education & the significance of life)

کر شنا مورتی کی کتابوں کا اردو ترجمہ

۵۰ روپے	۱۔ تعلیم اور زندگی کی اہمیت
۵۰ روپے	۲۔ سیکھنے کا فن

مزید ہندی اردو، بھالی اور انگریزی تصنیفات کے لئے کر شنا مورتی فاؤنڈیشن اثاثیا۔
راجا گھاٹ فورٹ، وارانسی کو لکھیں۔

آپ کے اندر موجود زماں کی رفتار کا مشاہدہ کر سکے، ضروری ہے۔ اس پر آپ بھروسہ کر سکتے ہیں۔ آپ جانتے ہیں کہ اگر کوئی یہ کہے کہ امید بھی کوئی چیز نہیں ہے تو آپ ڈر جائیں گے۔ کیا نہیں؟ جو میں کہہ رہا ہوں کیا آپ کی سمجھ میں آ رہا ہے؟ میں کہہ رہا ہوں کہ امید بھی زماں ہے۔ تو آپ کو زماں کی فطرت کی تتفیش کرنا اور یہ مانتا ہے کہ آپ کا دماغ اور آپ کا ذہن اور آپ کا دل، جو دراصل ایک ہی ہے، زماں میں متحرک ہیں۔ یہ زماں سے آلوہہ ہیں اور آپ کسی ایسی چیز کا مطالبة کرتے ہیں جو یکسر مختلف ہو۔ آپ ذہن سے اور دماغ سے مطالبة کرتے ہیں کہ وہ مختلف انداز سے متحرک ہو۔ حالانکہ اس کے لئے ضروری ہے کہ آپ پوری توجہ کے ساتھ اپنی کتاب حیات کا مطالعہ کر لیں۔

۹ نومبر ۱۹۸۰ء

(کولمبیو۔ سری لنکا)